وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی

کا قوم سے

ماہانہ نشری خطاب

(اسلام آباد۔3 ستمبر 2010ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے عزیز بھائیو، بہنوں اور محترم بزرگو

السلام علیکم !

آج میں آپ سے ایک ایسے موقع پر مخاطب ہوں جب وطن عزیز تاریخ کے بدترین سیلاب سے دوچار ہے۔ مجموعی طور پر 2 کروڑ عوام اس کی لپیٹ میں آئے ہیں۔ اس سیلاب میں ہمارے کھیت، کھلیان، شاہراہ، عمارات، تنصیبات اور شہریوں کے قیمتی اثاثے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرنے والے صنعتی اداروں کو بھی ناقابلِ تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سیلاب کے نتیجے میں عوام کی ایک بڑی تعداد اپنے گھروں سے نقل مکانی پر مجبور ہوئی جو قیام پاکستان کے بعد سب سے بڑی نقل مکانی ہے۔

این ڈی ایم اے کی رپورٹ کے مطابق ملک کے 79 (اناسی) اضلاع سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ خیبر پختونخواہ میں 24، پنجاب میں 12، سندھ میں 19، بلوچستان میں 10، آزاد جموں و کشمیر میں 7 اور گلگت بلتستان میں 7 اضلاع کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

اقوام متحدہ کے اداروں اور این ڈی ایم اے (NDMA) کے ابتدائی اندازوں کے مطابق 14 لاکھ ایکڑ رقبے پر کھڑی فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں، 13 لاکھ گھروں کو نقصان پہنچا۔ 75 لاکھ افراد بے گھر ہوئے، 1600 سے زائد افراد جاں بحق اور تقریباً 2600 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

ماہرین کا خیال ہے کہ ملک کو فصلوں، مویشیوں اور انفراسٹرکچر کے نقصانات کے حوالے سے 350 سے 500 ارب روپے یعنی 4 تا 6 ارب ڈالر تک کا نقصان ہوا ہے۔ سیلاب سے ایک ہزار پل اور 400 کلومیٹر سے زائد لمبی سڑکوں کو شدید نقصان پہنچا جن کی دوبارہ تعمیر پر اربوں روپے کا خرچ آئے گا۔

PEPCO کی رپورٹ کے مطابق بجلی کی تنصیبات کو بھی اربوں روپے کا نقصان پہنچا۔ بیشتر علاقوں میں گرڈ سٹیشن، ٹرانسفارمر اور ٹرانسمیشن لائنز تباہ ہو گئیں۔ زرعی اراضی کا تقریباً 30 فیصد حصہ اور ملکی آبادی کا 13 فیصد حصہ اس سیلاب سے متاثر ہوا ہے۔

ہماری حکومت نے این ڈی ایم اے کے توسط سے سیلاب سے متاثر ہونے والے 33 لاکھ افراد کی صحت اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے ادویات اور ضروری سامان فراہم کیا۔ ان میں 200 Emergeny Health Kits، 152 Cholera Kits، 18 لاکھ پانی صاف کرنے کی گولیاں، 4 لاکھ کمبل، 7167 ٹن کھانے پینے کی اشیاء اور 2 لاکھ خیمے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 50,000 مزید خیمے کل تک تیار ہو جائیں گے۔

پاک فوج کے جوانوں نے انتہائی جرات اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 13 لاکھ 49 ہزار سے زائد افراد کو ہیلی کاپٹرز اور کشتیوں کے ذریعے سیلاب زدہ علاقوں سے باہر نکالا۔

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ پوری قوم سیلاب کی ناگہانی آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے قومی جذبے اور عزم و ہمت کے ساتھ میدان عمل میں اتر آئی ہے۔ عوام امدادی کارروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

سیاسی اکابرین سول سوسائٹی، میڈیا، عام شہری، نوجوان، طلباء، فنکار، کھلاڑی، غرض کہ ساری قوم متاثرین سیلاب کی امداد کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ پاک فوج کے جوانوں نے اس موقع پر بھی انتہائی فرض شناسی اور پیشہ وارانہ مہارت کا ثبوت دیا۔

عزیز بہنوں اور بھائیو!

سیلاب سے وسیع پیمانے پر ہونے والی تباہی اور حالات کے مدنظر میں نے وزیراعظم فلڈ ریلیف فنڈ قائم کیا جس میں وفاقی کابینہ کے ارکان نے ایک ماہ اور وفاقی حکومت کے گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے تمام ملازمین نے اپنی ایک دن کی تنخواہ بطور عطیہ جمع کرائی۔ میں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے ہم وطنوں کی مدد کے لئے آگے آئیں۔ اس اپیل کا خاطر خواہ اثر ہوا اور اللہ کے فضل و کرم سے اب تک اس فنڈ میں 2 ارب روپے سے زائد کے عطیات جمع ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

سیلاب سے پیدا ہونے والی صورت حال سے نمٹنے کے لئے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن کا اجلاس بلایا گیا اس اجلاس میں چاروں صوبائی وزرائے اعلیٰ، چیئرمین جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی، تمام سروسز چیفس، وزیراعظم آزاد جموں کشمیر، وزیراعلیٰ گلگت بلتستان، وفاقی وزراء اور چیئرمین نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں نیشنل اور سائٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کونسل کا اعلان کیا گیا۔ قومی اتفاق رائے کے نتیجہ میں تشکیل پانے والی کونسل سیلاب متاثرین میں امدادی رقوم کی شفاف تقسیم کو یقینی بنائے گی۔ این او ڈی ایم سی (NODMC) امداد کے استعمال کیلئے ایسے قواعد و ضوابط تیار کرے گی جو زمینی حقائق اور ورلڈ بینک/ایشیائی ترقیاتی بینک کی طرف سے لگائے گئے نقصان کے تخمینے کے مطابق ہوں گے۔

متاثرین سیلاب کی صحت اور سلامتی ہماری اولین ترجیح ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت نے نیشنل سیٹرنگ کمیٹی تشکیل دی جو متاثرین سیلاب سے متعلق وفاقی اور صوبائی سطح پر پالیسی بنائے گی۔ یہ کمیٹی رابطوں کو فروغ دینے کیلئے ہر ہفتے اپنے سیکرٹریٹ، نیشنل ہیلتھ ایمرجنسی پریپرڈنس اینڈ ریسپانس نیٹ ورک ([redacted]) میں اجلاس منعقد کررہی ہے۔ اس کا رابطہ صوبائی اور ضلعی سطح کے متعلقہ حکام سے ہوگا تاکہ وہ متاثرہ آبادی کی صحت سے متعلق ضروریات کو بروقت پورا کرنے کا انتظام کریں۔

وفاقی حکومت نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فیلڈ ہسپتال فراہم کرنے کے علاوہ متاثرہ خاندانوں کی خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر صوبائی حکومت کو ایک ہزار ٹن خوراک فراہم کی ہے۔ صوبائی حکومتیں بہتر حفاظتی اور ماحولیاتی اقدامات کو یقینی بنا رہی ہیں تاکہ سیلاب متاثرین کے کیمپوں میں متعدی امراض پھیلنے کے امکانات کو کم سے کم کیا جاسکے۔

بھائیو اور بہنوں !

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ سیلاب کے ابتدائی دنوں میں غیر موافق اور خراب موسمی حالات سے امدادی کاموں میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ خود میں نے جب متعدد بار سیلاب متاثرین اور متاثرہ علاقوں تک پہنچنا چاہا تو بعض اوقات راستے ہی سے واپس آنا پڑا۔ اس کے باوجود میں نے میانوالی، سکھر بیراج، ملتان، عمرکوٹ، ڈی آئی خان، سوات، بہاولپور، رحیم یار خان، حیدرآباد، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور اپنے عوام سے براہ راست رابطہ کیا۔ ان روابط سے سیلاب زدگان کے مسائل کو سمجھنے میں بہت مدد ملی جن کے ازالے کیلئے احکامات جاری کئے گئے۔

سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کے لئے ہمارے میسر وسائل ناکافی تھے لہذا ہم نے عالمی برادری سے بھی امداد کی اپیل کی۔ بیرون ملک تعینات ہمارے سفارت کاروں نے متعلقہ ممالک اور عالمی اداروں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ ان ممالک کو جب حقائق کا علم ہوا تو انہوں نے فراخدلی سے امداد فراہم کرنا شروع کردی۔ اس سلسلہ میں ہمارے نہایت قابل اعتماد اور ہمدرد دوستوں سعودی عرب اور چین نے فوری طور پر بھرپور انداز میں عملی اقدامات کئے جبکہ امریکہ کی طرف سے بھی نہایت حوصلہ افزاء ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ ترکی، ایران، انڈونیشیاء، آسٹریلیا، خلیجی ریاستوں اور یورپی یونین کے ممالک کا تعاون بھی قابل قدر ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون نے صورت حال کی سنگینی کے پیش نظر خود پاکستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد اس قدرتی آفت کو سونامی، ہیٹی اور قطرینہ کی آفات سے بڑا سانحہ قرار دیا اور اس عفریت کا مقابلہ کرنے کی حکومتی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے واپسی پر عالمی برادری سے پاکستان کی بھرپور امداد کی اپیل کی اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا جس سے امدادی کوششوں کو نئی جہت ملی۔ اس سلسلے

میں امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے اقوام متحدہ میں متاثرین سیلاب کے لئے عطیات اکٹھا کرنے کی مہم کا آغاز کیا۔

سعودی عرب کے شہزادہ ولید اپنی اہلیہ کے ساتھ پاکستان تشریف لائے اور میرے ہمراہ سیلاب زدگان سے ملے اور سعودی عرب حکومت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔اس کے علاوہ برطانیہ کے نائب وزیر اعظم اور ترکی کی خاتون اوّل نے بھی پاکستان کا خصوصی دورہ کیا اور سیلاب زدگان کے ساتھ یک جہتی کا اظہار کیا۔ہم ان تمام ممالک کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یہاں پر میں جرمنی کے ایک سکول کے ان بچوں کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے علاقہ میں خالی بوتلیں جمع کر کے اور اپنے اساتذہ کی کاروں کو دھو کر کچھ رقم اکٹھی کی اور اس کو سیلاب متاثرین کے امدادی فنڈ میں جمع کرایا۔اسی طرح آسٹریا کے شہر سالزبرگ میں ایک میوزیکل کنسرٹ منعقد کر کے امدادی رقم جمع کی گئی جبکہ اس کنسرٹ میں حصہ لینے والے فنکاروں نے کوئی معاوضہ وصول نہیں کیا۔

جرمن چانسلر انجیلا مارکل نے ایک خصوصی ٹی وی پروگرام میں شرکت سے فنڈ اکٹھے کیے جو پاکستانی عوام سے محبت کی بہترین مثال ہے۔ہم جرمن حکومت اور عوام کے جذبہ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

بھائیو اور بہنوں !

حکومت نے سوات کے متاثرین کی واپسی کو جس طرح یقینی بنایا تھا اسی طرز پر سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو بھی بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ سوات میں عوام کی بحالی کو پوری دُنیا میں ہماری حکومت کی کامیاب حکمت عملی کے طور پر جانا جاتا ہے۔سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے پاکستان بیت المال اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے بھی مدد لی جارہی ہے تا کہ امدادی کوششوں کو تقویت ملے۔بے گھر ہونے والے افراد میں امداد کی شفاف تقسیم یقینی بنانے کیلئے رجسٹریشن کا طریقہ کار وضع کیا جارہا ہے۔متعلقہ وزارتوں اور محکموں سے بھی کہا گیا ہے کہ امداد سے متعلق تمام معلومات عوام تک پہنچائی جائیں تا کہ میڈیا،سول سوسائٹی اور عالمی برادری کو معلوم ہو سکے کہ امداد کہاں سے آرہی ہے اور کہاں خرچ کی جارہی ہے۔

بھائیو اور بہنوں !

ہمیں اس موقع پر دنیا کو بتانا ہے کہ آزمائش کی ہر گھڑی کا ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا ہماری روایت ہے۔میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ سیلاب زدگان کے خیموں میں خوراک اور ادویات وافر مقدار میں مہیا کی جارہی ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ چند ہفتوں میں موسم سرما کا آغاز ہو رہا ہے،سیلاب زدگان کی آبادکاری چند دنوں کا کام نہیں ہے۔اس سخت موسم کا مقابلہ کرنے کے لئے متاثرین کو خیموں اور گرم کپڑوں کی ضرورت ہوگی،چنانچہ میں تمام مخیّر حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ متاثرین کی آبادکاری کے لئے خیموں اور کپڑوں کے عطیات دیں تا کہ موسم سرما کے آغاز تک ان کے پاس سر چھپانے کا کوئی مناسب ٹھکانہ مہیا ہو سکے۔

عزیز بھائیو اور بہنوں !

سیلاب کی تباہ کاریوں کا مقابلہ کرنے والے عوام کو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ ایسے حالات میں بھی دہشت گردوں نے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ان دہشت گردوں نے چوتھے خلیفہ راشد اور داماد رسول کے یوم شہادت کے دن اپنی بہیمانہ کارروائی میں 35 معصوم لوگوں کو شہید کیا۔اس دہشت گردی کی کارروائی میں سو سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔23 اگست کو وانا کی ایک مسجد میں خودکش حملہ ہوا اور اس کے نتیجہ میں سابق ایم این اے مولانا نور محمد سمیت 30 افراد شہید اور 70 زخمی ہو گئے۔یہ حملہ اس بات کا ایک اور واضح ثبوت ہے کہ ان بے رحم لوگوں کا کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ان کا واحد مقصد ملک میں خون خرابہ اور فساد پیدا کرنا ہے تا کہ اپنے مخصوص ایجنڈے کو حاصل کر سکیں جس میں انشاءاللہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے کیونکہ دہشت گردی کا خاتمہ پوری قوم کا عزم ہے۔

20 اگست کو سیالکوٹ شہر میں ایک اور انتہائی افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔جہاں بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے 2 نوجوان بھائیوں کو انتہائی سفاکانہ انداز میں ہلاک کیا گیا،اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

میں عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ اس المناک واقعہ کے ذمہ دار عناصر قانون کے شکنجہ سے کبھی نہ بچ سکیں گے۔ میں واضح الفاظ میں انتباہ کرتا ہوں کہ جو لوگ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کریں گے، قانون ان کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹے گا۔ ہم وطن عزیز کو ایک ایسا اعتدال پسند، پرامن، جمہوری اور اسلامی معاشرہ بنانا چاہتے ہیں جہاں انسان کا احترام ہو، قانون کی حاکمیت ہو، عوام کو معاشی انصاف میسر ہو، گڈ گورننس ہو، فیصلے میرٹ پر اور ملکی قانون کے مطابق ہوں، سیاسی مفاہمت کی فضاء کو فروغ میسر آئے اور جہاں ہر شہری اپنے پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرے۔

میں ایک بار پھر متاثرین سیلاب کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی بحالی اور آبادکاری ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ جانی نقصانات کا ازالہ تو ممکن نہیں لیکن مالی نقصانات کی تلافی ضرور کی جائے گی۔ سیلاب متاثرین کو جلد از جلد اپنے گھروں میں دوبارہ آباد کرنے کے لئے ہم تمام وسائل بروئے کار لائیں گے۔ البتہ مجھے سیلاب متاثرین سے یہ ضرور کہنا ہے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں اور یقین رکھیں کہ ان کی حکومت ان کی اپنے گھروں کو باعزت واپسی، ان کی آبادکاری اور تعمیرِ نو کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے۔

انشاءاللہ! وہ وقت زیادہ دور نہیں جب عوام اور حکومت کی کوششوں سے

☆ اجڑے ہوئے کھیت اور کھلیان دوبارہ شاداب ہوں گے۔

☆ سنسان اور ویران آنگنوں میں خوشیاں واپس آجائیں گی۔

رمضان المبارک کے مہینے میں حکومتی اداروں اور مخیّر حضرات نے اپنے بے گھر بہن بھائیوں کے لئے سحر و افطار کا انتظام کیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

چند دنوں میں عیدالفطر کا تہوار آنے والا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ ہم خوشی کے اس موقع پر بھی اپنے بے کس و لاچار بہن بھائیوں کو فراموش نہیں کریں گے اور اپنی خوشیوں میں ان کو شامل کریں گے۔

رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی برکتوں سے نوازے اور ہمارے ملک کو ناگہانی آفات سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

پاکستان پائندہ باد

☆☆☆☆